روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 21 جون 2011ء 18 رجب 1432 ہجری 21 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 141

## اے اللہ پاک کردے

حضرت زیدؓ بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرمادے اور اس کو پاک کردے کہ تو پاک کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ تو ہی اس کا دوست اور مالک ہے۔

(نسائی کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذہ من دعاء لایستجاب حدیث نمبر 5443)

## سورۃ فاتحہ میں مذکور صراط مستقیم کی عارفانہ تشریح، عمیق اور پُر معارف نکات اور ان پر عمل کی تلقین

# انسان کی زندگی کا مقصد صراط مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے

## گناہوں کی معافی چاہو، وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ اور راہ ہدایت پر قائم رہنے کی دعا کرتے چلے جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جون 2011ء بمقام گروس گیراؤ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 جون 2011ء کو گروس گیراؤ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ تمام دنیا میں ایم۔ٹی۔اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم احمدیوں پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سعید فطرت لوگوں کو ہدایت کے راستوں کی طرف راہنمائی فرما رہا ہے اور ہر سال ہزاروں کی تعداد لامذہبوں اور خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والوں میں سے دین حق کو قبول کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوتی ہے۔ حضور انور نے **اھدنا الصراط**...... کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش ہوئی ہے ان کی راہوں کی ہمیں توفیق بخش۔ سو اس میں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انعام لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔ فرمایا تو اس سے پھر ایسا تعلق ہمیں جوڑنا ہوگا جو ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے خود بیعت کے وقت یہ عہد کیا ہے کہ اس رشتے کو ہم سب رشتوں پر فوقیت دیں گے۔ ہم نے جب اس امام کو مان لیا ہے تو آگے قدم بھی بڑھانے ہوں گے۔ اب پہلے سے بڑھ کر **اھدنا الصراط**...... کی دعا کی طرف توجہ کی ضرورت ہے کہ یہ عہد طاعت در معروف کا ہم نے باندھا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ قائم رکھے۔ کامل اطاعت اور فرمانبرداری نیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہم رجوع کریں اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں **اھدنا الصراط** کی دعا سکھادی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہدایت دینے والا ہے۔ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس سے راہ ہدایت پر قائم رہنے کی دعا کرتے چلے جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف بیعت کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ پھر اس نظام کے ساتھ بھی تعلق جوڑنا ہوگا جو حضرت مسیح موعود نے قائم فرمایا ہے اور وہ خلافت کا نظام ہے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کے بعد پھر دوسری قدرت کے ساتھ بھی تعلق اخوت اور وفا کو قائم کیا۔ **اھدنا الصراط** کی دعا ایک تسلسل ہے آگے بڑھتے چلے جانے کا اور ہر وقت ہدایت کی راہ کی تلاش میں رہتے ہوئے اس کیلئے استقامت کی دعا کرنا ہی ایک مومن کی شان ہے۔ حضور انور نے بعض اخلاقی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ نمازوں میں سستی آہستہ آہستہ دوسری نیکیوں کو بھی چھڑا لیتی ہے۔ بعض اپنے گھر میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک میں اچھے نہیں ہیں۔ یہ بھی ہدایت کے راستے سے بھٹکنے والے لوگ ہیں۔ پس **اھدنا الصراط** کی دعا سے ہمارے پیش نظر وہ ٹارگٹ ہو، وہ اسوہ ہو جس کو آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا جس کو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے اپنے قول و فعل سے ہمارے سامنے پیش فرما کر ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف جانے کے راستے دکھائے۔ فرمایا کہ ہدایت صرف کسی مامور کو مان لینا ہی نہیں ہے یا نظام سے وابستہ ہو جانا ہی نہیں ہے بلکہ اپنی زندگیوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنا اور اس پر قائم ہونا ہدایت کی اصل اور بنیاد ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراط مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے۔ **اھدنا الصراط** کی دعا ہر وقت، ہر نماز اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت ظاہر کرتا ہے۔ ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان کا رٹ دینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ انسان کو انسان کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ جانے والا نسخہ ہے جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود نے مومن ہونے کے یہ معیار مقرر فرمائے ہیں کہ جب تک کسی کے پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں تب تک وہ مومن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جاوے۔ خدا پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہوسکتا اور وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہئے اور ہماری جماعت کو اسی کی ضرورت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے یہ معیار حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین

## حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات

### برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء

جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات درج ذیل شیڈیول کے مطابق ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہوں گے۔

**مورخہ 24 جون 2011ء بروز جمعہ**

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(سہ پہر 3:00 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ شام 5:00 بجے لائیو نشر ہوگا۔

**مورخہ 25 جون 2011ء بروز ہفتہ**

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(دوپہر 12:30 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب سہ پہر 3:00 بجے اور مہمانوں سے خطاب شام 7:00 بجے نشر ہوگا

**مورخہ 26 جون 2011ء بروز اتوار**

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(دوپہر 12:30 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب رات 8:00 بجے نشر ہوگا۔

احباب تمام پروگرام سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

مکرم عدنان احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ کونگو کنشا سا

# صوبہ کاسائی اورینٹل کونگو کا تیسرا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کاسائی اورینٹل کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ مورخہ 16/اپریل 2011ء کو صوبائی دارالحکومت بوجمائی (Mbuji Mayi) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ بوجمائی شہر دارالحکومت کنشا سا سے تقریباً 1500 کلومیٹر دور مشرق میں واقع ہے۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مہمانوں کی آمد جلسہ سے تین روز قبل شروع ہوگئی تھی جبکہ کنشا سا سے مرکزی وفد جو مکرم امیر صاحب اور خاکسار پر مشتمل تھا جلسہ سے دو روز قبل بوجمائی پہنچا۔

جلسہ کے انعقاد کیلئے ایک ہال کرایہ پر لیا گیا تھا اور جلسہ کے اعلانات مقامی ریڈیو کے ذریعہ بار بار ہوتے رہے۔

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعود کا کلام 'حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی'' فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ، امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کونگو نے نماز کے قیام کے حوالے سے افتتاحی تقریر کی اور دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد خاکسار نے ''**برکاتِ خلافت**'' کے موضوع پر تقریر کی، بعدازاں مکرم عباس کاتوکا (Katuka) صاحب نے ''**طہارت کی اہمیت**'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم صالح لوفولوآبو (Lufuluabu) صاحب جو صوبائی معلم ہیں نے ''**اسلام میں اطاعت**'' کے حوالہ سے تقریر کی اس تقریر کے بعد پہلے سیشن کا اختتام ہوا اور ہال سے باہر لان میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔

دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا جس کے بعد اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم رمضان صاحب نے '**حضرت رسول اکرم ﷺ بطور رحمۃ للعالمین**' کے موضوع پر کی ۔ بعدہٗ مکرم محمود ککانگالا (Kikangala) صاحب نے جو جماعت احمدیہ لوبمباشی Lubumbashi کے صدر ہیں اور عرصہ تین سال سے احمدی ہیں نے، ''**تخلیقِ انسان کی غرض اور اسے کیسے پورا کیا جائے**'' کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کے بعد چند مہمانوں نے اپنے تأثرات پیش کئے۔ مجموعی لحاظ سے سب مہمانوں نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ جماعت کو ایسے پروگرام مزید کرنے چاہئیں تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم سب پر عیاں ہو۔ عیسائی پادریوں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا کہ جس انداز سے جماعت احمدیہ دعوت الی اللہ کرتی ہے اور پیغام دیتی ہے یہی طریق مذہبی دنیا میں امن قائم کرسکتا ہے اور دنیا کو اکٹھا کرسکتا ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی جس میں انہوں نے '' آمد امام کامگار'' کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر پر مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ کی حاضری 380 رہی۔

## احمدی احباب کا پیدل سفر

جلسہ میں شامل ہونے کے لئے احمدی احباب نے پیدل سفر بھی کیا اور برکات سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ بعض احباب ایک سو کلومیٹر کا سفر پیدل طے کر کے شامل جلسہ ہوئے۔

## جلسہ کے بارہ میں نومبائعین کے تأثرات

مکرم جمعہ صاحب نے جو جماعت Munkamba سے 100 کلومیٹر سے زائد فاصلہ پیدل طے کر کے آئے تھے اور جنہوں نے تقریباً تین ماہ قبل احمدیت قبول کی ہے کہا کہ غیراز جماعت نے ہماری جماعت کے بارہ میں بڑا غلط پروپیگنڈا کیا تھا اب جلسہ میں شامل ہوکر اور جلسہ کا انتظام دیکھ کر ان کے جھوٹ کا اندازہ ہوا ہے اور اس جلسہ سے ہم نے بہت سبق حاصل کیا ہے اور اب ہم بھی جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

مکرم موسیٰ کامبا (Kamba) صاحب نے جو اسی سال احمدی ہوئے ہیں اور اپنی (بیت) میں امام ہیں، نے بتایا کہ مَیں نے ایسے جلسہ میں پہلی بار شرکت کی ہے اور بہت سی باتیں معلوم کی ہیں جو مَیں دوسروں کو بھی واپس جا کر بتاؤں گا۔ دوسرے (۔) کے بھی اجلاسات میں شامل ہوا ہوں جو اکثر جھگڑے اور فساد پر ختم ہوتے ہیں لیکن ہمارا جلسہ بڑے امن اور سکون سے ہوا۔ انہوں نے کہا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جس کا کوئی رہنما نہیں اس کا شیطان رہنما ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے رہنما حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

مکرم رمضان صاحب نے جو 55 کلومیٹر دور Mabaya جماعت سے پیدل سفر کر کے جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے بتایا کہ ایسے کامیاب جلسہ پر میں جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں 1980ء سے احمدی ہوں لیکن کبھی بھی مَیں نے ایسا انتظام نہیں دیکھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے ہاں ایک رہنما بھی ہے اور نظام جماعت بھی قائم ہے اس جلسہ سے عیسائیوں پر کھل گیا ہے کہ دین ایک سچا مذہب ہے۔

مکرم مصطفیٰ صاحب نے جو مقامی جماعت Bipemba کے صدر ہیں کہا کہ میں جلسہ کے انعقاد سے بہت خوش ہوں۔ میرے تمام غیراز جماعت اور مہمانوں نے جلسہ کو بہت پسند کیا ہے اور آئندہ بھی جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے خاص طور پر پادری بہت حیران ہوئے ہیں ۔

مکرم یحییٰ صاحب نے جو 57 کلومیٹر دور جماعت Mabala سے پیدل آئے تھے کہا کہ میں جلسہ کی تقاریر سے بہت متاثر ہوا ہوں اور عیسائیوں نے پہلی دفعہ ایسی شاندار اور منظّم جماعت کا مشاہدہ کیا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 مئی 2011ء)

## رخصتی کے موقع پر بیٹی سے خطاب

ہم کو اُداس کر کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

مُڑ مُڑ کے اپنے گھر کی طرف دیکھتی ہوئی
رُک کر ٹھہر ٹھہر کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

سادہ سے حال میں تجھے رہنا پسند تھا
پھر آج بن سنور کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

ایسا چڑھا ہے رُوپ کہ چندھیا گئی نظر
سر تا پا یوں نکھر کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

ماں باپ اور بھائی، بہن، سب ہیں غم زدہ
پاؤں دلوں پہ دھر کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

کمرہ ترا اداس ہے لیتا ہے سسکیاں
اور سیڑھیاں اُتر کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

جن کے بغیر تیرا گذرتا نہیں تھا دن
اُن سب سے یوں بچھڑ کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

عؔرشی تجھے تو گھر سے نکلنا نہ تھا پسند
اب بن اگر مگر کے کہاں جا رہی ہے تُو
آنکھوں میں اشک بھر کے کہاں جا رہی ہے تُو

**ارشاد عرشی ملک**

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

# خطبہ جمعہ

## سچا اور کامل شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے قوم کو بت پرستی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجہ کی قوم بنا دیا

### سو یاد رکھو کہ خدائی کے دعویٰ کی حضرت مسیحؑ پر سراسر تہمت ہے۔ انہوں نے ہرگز ایسا دعویٰ نہیں کیا

**(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے شفاعت کے دینی نظریہ کی پُر معارف تشریح)**

**جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر کا اثر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے**

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6؍مئی 2011ء بمطابق 6؍ہجرت 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 256 تلاوت کی اور فرمایا

کچھ عرصہ ہوا، میں نے اپنے ایک خطبہ میں اس حوالے سے بات کی تھی کہ آج کل عموماً (۔) اپنی توجہ نیکیوں کی طرف رکھنے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور اس میں بڑھنے کی بجائے پیروں، فقیروں کے پاس جانے یا اُن کی قبروں پر منتیں مانگنے یا پُرانے بزرگوں اور اولیاء کی قبروں اور مزاروں پر جا کر اُن سے اس طرح مانگنے میں لگے ہوئے ہیں جس طرح خدا تعالیٰ سے مانگا جاتا ہے۔ پاکستان ہندوستان وغیرہ کی اکثریت تعلیم کی کمی کی وجہ سے اور نسلاً بعد نسلٍ پیر پرستی کے تصور کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ یہ پیر یا فقیر یا بزرگ اور اولیاء ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں، ہماری دادرَسی کر سکتے ہیں۔ اس لئے اُن سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ اور بعض تو شرک میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہیں کہ قبروں پر سجدے بھی کر دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے واقعات بھی ہیں کہ عورتیں کہتی ہیں کہ یہ بیٹا ہمیں خدا تعالیٰ نے نہیں دیا بلکہ داتا صاحب نے دیا ہے۔ تو اس حد تک شرک بڑھا ہوا ہے۔ پس ایسے وقت میں جب (۔) جو سب سے بڑے موحّد کہلانے چاہئیں کہ اُن کی تعلیم ہی یہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی بات پر زور دیتے رہے، قرآنِ کریم ہمیں اِسی بات کی تعلیم دیتا ہے لیکن بدقسمتی سے یہ موحّد بھی اس شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان میں ایسے شرک کی باتیں ہو رہی ہیں جو بعض دفعہ اِن کو (۔) کے بجائے مشرکین کے زیادہ قریب کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا تا کہ اس زمانہ میں اس غلط تعلیم کو اور اس بگاڑی ہوئی تعلیم کو جو پیروں فقیروں کی وجہ سے بگڑ گئی ہے، اُس کی صحیح طرف رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے، زمانے کے حَکم اور عدل، مسیح و مہدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق نے ہمیں اس شرک کے گند سے نکالنے کے لئے وہ رہنمائی فرمائی ہے جو عین اُس تعلیم کے مطابق ہے جو قرآنِ کریم کی تعلیم ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم ہوتی ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم کا پتہ لگتا ہے۔ جس سے آپ کی بڑائی اور برتری ثابت ہوتی ہے۔ جس سے تمام مذاہب پر (۔) کی برتری ثابت ہوتی ہے۔ دوسرے مذاہب والے جتنا بھی چاہیں یہ کہتے پھریں کہ ہمارے مذہب میں نجات ہے اور خاص طور پر عیسائیت کا یہ دعویٰ ہے کہ مسیح نے صلیبی موت سے ہمارے لئے کفارہ ادا کر دیا ہے۔ اب مسیح ہی ہمارے لئے راہِ نجات ہے اور پھر اس لئے بھی کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور اِس کے ماننے والے ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں تو اس وجہ سے وہ بلکہ عیسائیت میں جو سینٹس (Saints) کہلاتے ہیں وہ بھی شفاعت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں سابقہ پوپ جان پال دی سیکنڈ جو تھے، اُن کے بارہ میں بھی عیسائی دنیا میں کہا گیا کہ اُس کے بعض معجزات کی وجہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اُسے بھی شفاعت کا مقام مل گیا ہے کیونکہ ایک خاص مقام پر وہ فائز ہو گیا ہے۔ اُس کو ایسا قرب مل گیا ہے جہاں وہ شفاعت کر سکتا ہے اور وہاں جنت میں بیٹھ کر وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ تو اُن کے نظریات ہیں۔ اُن کی جو غلط تعلیم ہے اُس کے مطابق وہ کرتے ہیں۔ جو وہ سمجھتے ہیں سمجھتے رہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ اُن کی تعلیم ہی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مکمل طور پر خلاف چلتے ہوئے شرک پر بنیاد کر رہی ہے۔ لیکن اس تعلیم کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود ہی ہیں جنہوں نے ہمیں عیسائیت کے اِن غلط نظریات کے بارہ میں بتایا۔ اِس وقت مَیں حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''سو یاد رکھو کہ خدائی کے دعویٰ کی حضرت مسیح پر سراسر تہمت ہے۔ انہوں نے ہرگز ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ جو کچھ اُنہوں نے اپنی نسبت فرمایا ہے وہ الفاظ شفاعت کی حد سے بڑھتے نہیں۔ سو نبیوں کی شفاعت سے کس کو انکار ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی شفاعت سے کئی مرتبہ بنی اسرائیل بھڑکتے ہوئے عذاب سے نجات پا گئے اور میں خود اس میں صاحبِ تجربہ ہوں''۔ ............ اور مسیح کا اپنی امت کی نجات کے لئے مصلوب ہونا اور اُمت کا گناہ اُن پر ڈالے جانا ایک ایسا مہمل عقیدہ ہے جو عقل سے ہزاروں کوس دور ہے۔ خدا کی صفاتِ عدل اور انصاف سے یہ بہت بعید ہے کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کسی دوسرے کو دی جائے۔ غرض یہ عقیدہ غلطیوں کا ایک مجموعہ ہے''۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 236)

پھر حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''حقیقی اور سچّی بات یہ ہے ........... کہ شفیع کے لئے ضروری ہے کہ اوّل خدا تعالیٰ سے تعلق کامل ہو تا کہ وہ خدا سے فیض کو حاصل کرے اور پھر مخلوق سے شدید تعلق ہو تا کہ وہ فیض اور خیر جو وہ خدا سے حاصل کرتا ہے مخلوق کو پہنچاوے۔ جب تک یہ دونوں تعلق شدید نہ ہوں شفیع نہیں ہو سکتا۔

پھر اسی مسئلہ پر تیسری بحث قابل غور یہ ہے کہ جب تک نمونے نہ دیکھے جائیں کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا اور ساری بحثیں فرضی ہیں''۔ (یعنی خدا تعالیٰ کا تعلق اور پھر مخلوق سے تعلق اور اُس کا فیض، اللہ تعالیٰ کے تعلق کا فیض بھی مخلوق کو پہنچانا، اِس کے نتیجے ہونے چاہئیں۔ اگر یہ نہیں تو فرضی

بخشیں ہیں)۔ ............ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل نمونہ ہیں کہ کیسے روحانی اور جسمانی طور پر انہوں نے عذاب الیم سے چھڑایا اور گناہ کی زندگی سے اُن کو نکالا کہ عالم ہی پلٹ دیا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کی شفاعت سے بھی فائدہ پہنچا۔ عیسائی جو مسیح کو مثیل موسیٰ قرار دیتے ہیں تو یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ موسیٰ کی طرح اُنہوں نے گناہ سے قوم کو بچایا ہو"۔ (بائبل میں Old Testament میں حضرت موسیٰ کی مثالیں تو ملتی ہیں لیکن حضرت عیسیٰ کے بارے میں نہیں۔ جو بھی کہا ہے پولوس (Paul) نے کہا ہے یا کچھ اور لوگوں نے جن کے نام تعارف میں نہیں دیئے جاتے۔) فرمایا "بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کے بعد قوم کی حالت بہت ہی بگڑ گئی اور اب بھی اگر کسی کو شک ہو تو لنڈن یا یورپ کے دوسرے شہروں میں جا کر دیکھ لے کہ آیا گناہ سے چھڑا دیا ہے یا پھنسا دیا ہے"۔ (اب جو گناہ ہے، گناہ کی تعریف ہے، جو برائی ہے۔ اگر اُس کی تعریف بدل دی جائے، برائیاں آزادی اور نیکیاں شمار ہونے لگیں تو پھر تو بے شک اِن کی تعلیم یا جو عمل ہے وہ ٹھیک ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ جو حقیقی برائیاں ہیں، اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں ہیں، انسان کا انسانیت سے یا اخلاقی لحاظ سے باہر نکلنا وہ برائیاں تو یورپ میں بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے یہ گناہ سے نکالنا نہیں ہے بلکہ گناہ میں اور ڈبونا ہے) فرمایا کہ "......نرے دعوے ہی دعوے ہیں جن کے ساتھ کوئی واضح ثبوت نہیں ہے۔ پس عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح چھوڑانے کے لئے آیا تھا ایک خیالی بات ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے بعد قوم کی حالت بہت بگڑ گئی اور روحانیت سے بالکل دور جا پڑی"۔ (بلکہ چرچ تو اب خود کہتے ہیں کہ روحانیت سے ہم بہت دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں) فرمایا کہ "ہاں سچا شفیع اور کامل شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے قوم کو بت پرستی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجہ کی قوم بنا دیا اور پھر اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر زمانہ میں آپؐ کی پاکیزگی اور صداقت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ نمونہ بھیج دیتا ہے"۔

(ملفوظات جلد نمبر2صفحہ نمبر159,160مطبوعہ ربوہ)

............ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعت کا جو مقام ہے وہی اصل مقام ہے، بلند مقام ہے۔ اور آپ کی زندگی سے لے کر آج تک آپ کے وصال کے بعد بھی یہ معجزات ہوتے چلے جا رہے ہیں اور نمونے قائم ہو رہے ہیں۔ آپ کے ماننے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو معجزات دکھانے والے ہیں۔ ہم احمدی تو بڑے وثوق سے اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس یقین پر بھی ہم قائم ہیں اور اس ایمان پر قائم ہیں کہ کسی سینٹ (Saint) کی کسی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پیروی سے خدا ملتا ہے۔ عیسائی تو یہ خاص مقام کسی کو کسی کے مرنے کے بعد دلوا رہے ہیں اور وہ بھی خدا تعالیٰ نہیں دے رہا بلکہ لوگ دے رہے ہیں۔ یہ مقام، جس کی حقیقت بھی اب پتہ نہیں کہ وہ معجزات تھے کہ نہیں تھے۔ بلکہ پولینڈ کے ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھا ہے اور اس پر اعتراض کیا ہے کہ ہو سکتا ہے ڈاکٹروں کی جو ٹیم بعض معجزات کے فیصلے کرتی ہے، اُن کی تشخیص صحیح بھی ہو کہ نہیں۔ جس عورت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُس کو پارکنسن (Parkinson) تھی، ہو سکتا ہے اُس سے ملتی جلتی کوئی اور بیماری ہو جس کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے اور جو تھوڑے عرصے بعد خود ہی ٹھیک بھی ہو جاتی ہے۔

بہرحال اس وقت مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شفاعت کا صحیح (۔) نظریہ کیا ہے؟ ایک (۔) کے نزدیک شفاعت کیا ہے؟ اور کیا ہونی چاہئے؟ قرآنِ شریف میں اس بارہ میں کئی آیات ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں بہت جگہ پر مختلف آیات کے حوالے سے کھول کر یہ بیان فرمایا ہے کہ شفاعت کی حقیقت کیا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام یا عیسائیت کے نظریہ کے تعلق میں دو مثالیں مَیں پیش کر چکا ہوں۔ ابھی جو مَیں نے آیت تلاوت کی ہے، یہ آیۃ الکرسی کہلاتی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے اور ہم عموماً پڑھتے بھی رہتے ہیں۔ اکثروں کو یہ ترجمہ آتا بھی ہوگا۔ لیکن بہرحال ترجمہ سُن لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے، نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اُس کے اِذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور وہ اُس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

اِس آیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمام آیات کی سردار ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک خوبصورت نقشہ کھینچا گیا ہے۔

(سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی فضل سورۃ البقرۃ و آیۃ الکرسی حدیث نمبر2878)

بلکہ یہ بھی روایت ہے کہ سورۃ بقرۃ کی پہلی چار آیات اور آیۃ الکرسی اور اس کے ساتھ کی دو آیات اور آخری تین آیات پڑھنے والے کے گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

(سنن الدارمی کتاب فضائل القرآن باب فضل أول سورۃ البقرۃ و أیۃ الکرسی حدیث3383)

یعنی اگر انسان اِن کو پڑھے، اس پر غور کرے، اس کو سمجھے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو شیطان ویسے ہی دور چلا جاتا ہے۔

پس اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے کہ (۔) تعلیم پر عمل ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک ہو اور دل کو ہمیشہ پاک رکھنے کی کوشش ہو۔ یہ عمل ہیں جن کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارہ میں احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانی بشری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتا ہے۔ لیکن عمل کچھ نہ ہوں، اللہ تعالیٰ پر یقین نہ ہو، نمازوں کی طرف توجہ نہ ہو، خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف بے رغبتی ہو تو صرف پیروں فقیروں یا اولیاء کی قبروں پر دعاؤں پر ہی انحصار کرنے سے بخشش اور شفاعت کے سامان نہیں ہوتے۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے کہ صرف پیروں فقیروں پر انحصار کیا جائے۔ عیسائیوں کا ظاہری شرک ہے تو یہاں (۔) میں ظاہری بھی اور چھپا ہوا بھی، دونوں طرح کا شرک ملتا ہے۔ بہرحال اس آیت میں جو پیغام ہے، اس کو حضرت مسیح موعود کی تفاسیر کی روشنی میں ہی بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (۔) یعنی اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو جامع صفاتِ کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزّہ ہے۔ (ہر ایک نقص سے پاک ہے) وہی مستحقِ عبادت ہے۔ اُسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے کیونکہ وہ حي بالذّات اور قائم بالذّات ہے" (زندہ رہتا ہے۔ اپنی ذات میں زندہ ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا) اور بجز اس کے اور کسی چیز میں حی بالذات اور قائم بالذات ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 138۔مطبوعہ قادیان 1899)

پھر آپ نے وضاحت فرمائی کہ باقی تمام چیزوں میں جو مخلوق ہیں، جو بھی ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آپ ہی موجود ہو اور پھر قائم بھی رہے۔

(ماخوذ از رپورٹ جلسہ سالانہ 1897مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 138مطبوعہ قادیان 1899)

یہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ باقی سب اُس کی مخلوق ہیں۔ اُن کو ایک وقت میں زندگی ملتی ہے یا وجود میں آتی ہیں اور پھر ختم ہو جاتی ہیں، قائم نہیں رہ سکتیں، ہمیشہ نہیں رہ سکتیں۔ اور جس کی زندگی ہی تھوڑی ہے اور قائم نہیں رہ سکتا اُس نے دعائیں کیا سننی ہیں۔ اُس نے کسی کی دعا کی قبولیت کیا کرنی ہے اور کسی کو اولاد کیا دینی ہے؟ پس اللہ ہی ایک ذات ہے جو سب طاقتوں کی مالک ہے۔ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گی۔

اس آیت میں ابتدا میں ہی پہلی یہ بات بتا دی کہ اللہ ہی تمہارا معبود ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس لئے اگر اس کی صفات سے فیض پانا ہے تو ظاہری شرک اور مخفی شرک ہر ایک سے بچو۔

پھر فرمایا یہ بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے کہ اسے نیند نہیں آتی نہ اُونگھ آتی ہے۔ اُس کی ہر وقت اپنی مخلوق پر نظر ہے اور تمام نظام جو ہے وہ اس کو وہ چلا رہا ہے اور اس نظام کو چلانے سے تھکتا نہیں۔ ہمارے پیر فقیر تو تھک جاتے ہیں بلکہ اکثر تو آج کل کے، آجکل کیا، جو بھی گدی نشین پیر بنے ہوئے ہیں وہ تو نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے اور اُن کا کام تو صرف کھانا پینا، عیاشیاں کرنا، اور پُرخوری کرنا ہے۔

پھر اس آیت میں شفاعت کے پہلو کو بیان کیا گیا ہے۔ گو شفاعت کا مسئلہ صحیح ہے۔ شفاعت ہوتی ہے۔ پچھلے خطبہ کا جو مَیں نے ذکر کیا تو اُس کے بعد مجھے کسی نے پوچھا تھا کہ اس طرح آپ نے ظاہر کیا کہ جس طرح کسی قسم کی شفاعت ہو ہی نہیں سکتی۔ شفاعت ہوتی ہے لیکن ان پیروں فقیروں کو اللہ تعالیٰ نے حق نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بِاِذْنِہٖ۔ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے شفاعت ہوسکتی ہے۔ آج (۔) میں بھی کون یہ دعویٰ کرسکتا ہے۔ بیشک (۔) خدا تعالیٰ کا آخری اور مکمل دین ہے لیکن نہیں کہہ سکتے کہ اُس پر پورا عمل کرنے والے کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفاعت کا اِذن ہے۔ جنہوں نے مسیح موعود کو نہیں مانا وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ویسے ہی باہر نکل رہے ہیں۔ جو احمدی ہیں، کتنے بھی بڑے بزرگ ہوں، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو لیکن کوئی شفاعت کے اِذن کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

حضرت مسیح موعود کا خود اپنا یہ حال ہے۔ ایک واقعہ آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بیٹے ایک دفعہ شدید بیمار ہو گئے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی تو حضرت مسیح موعود نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اُن کے لئے جب صحت کی دعا کی تو یہی جواب ملا کہ صحت نہیں ہوسکتی۔ حضرت مسیح موعود نے کہا کہ دعا نہیں تو مَیں شفاعت کرتا ہوں۔ اُس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا کہ تم کون ہوتے ہو بغیر اِذن کے شفاعت کرنے والے۔ کہتے ہیں اس بات پر مَیں کانپ کر رہ گیا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی یہ حالت دیکھی تو تھوڑی دیر کے بعد ہی فرمایا کہ (۔) کہ تجھے اس شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور پھر انہوں نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے وہ بیٹے بڑا لمبا عرصہ زندہ رہے۔

(ماخوذاز حقیقة الوحی روحانی خزائن جلد 22صفحہ229)

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اِذن ہوگا تب آپ شفاعت کریں گے۔ ایک لمبی حدیث ہے اس کا ایک حصہ ہے۔

(سنن الدارمی کتاب الرقاق باب فی الشفاعة حدیث 2806)

اور پھر ایک روایت ہے۔ زیاد بن ابی زیاد جو بنی مقسوم کے غلام تھے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم مرد یا عورت سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خادم سے دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ایک روز اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری ایک حاجت ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہاری حاجت کیا ہے؟ خادم نے عرض کی۔ میری حاجت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز میری شفاعت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس بات کی طرف کس نے توجہ دلائی؟ خادم نے عرض کیا میرے ربّ نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں نہیں، پس تم سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔ مسند احمد بن حنبل کی یہ حدیث ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر5صفحہ 517حدیث خادم النبیؐ حدیث

نمبر16173عالم الکتب بیروت 1998)

پس شفاعت اگر چاہتے ہو تو پھر سجدوں کی کثرت کی بھی ضرورت ہے۔ ایک آدھ نماز پڑھ لینے سے، پیروں کی قبروں پر سجدے کر لینے سے شفاعت نہیں ہو گی بلکہ سجدوں کی کثرت کرنے سے شفاعت ہو گی اور سجدے بھی وہ چاہئیں جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو واحد و یگانہ اور سب طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو تمام حاجات کا پورا کرنے والا سمجھا جائے۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آپؐ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کے روز لوگوں میں سے وہ کون خوش قسمت ہے جس کی آپ سفارش فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو ہریرہ! مجھے یہی خیال تھا کہ تم سے پہلے یہ بات مجھ سے اور کوئی نہیں پوچھے گا کیونکہ مَیں دیکھ چکا ہوں جو حرص تمہیں حدیث کے متعلق ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کے ذریعے لوگوں میں سے خوش قسمت وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل یا فرمایا اپنے نفس کے اخلاص سے یہ کہا۔ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

(صحیح البخاری کتاب العلم باب الحرص علی الحدیث حدیث:99)

پس اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ'' جو اخلاص سے کہا گیا، دل سے کہا گیا، نفس کی کسی ملونی کے بغیر کہا گیا، وہی اصل چیز ہے، اور یہی اَصل ہے جو شفاعت کا حقدار ٹھہراتی ہے۔ اور ایسے لوگوں کی شفاعت کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار فرمایا۔ ایک جگہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ آپ سے یہ اعلان کرواتا ہے کہ (۔) (آل عمران:32) کہ تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْم۔ یہ آیت جہاں عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے ایک کھلا اعلان ہے کہ تمہارے یہ دعوے کہ تم خدا کے پیارے ہو اور اُس کے بچے ہو، خاص طور پر عیسائی جو کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے کے ماننے والے ہیں، اس لئے خدا کے پیارے ہو گئے یا وہ ہمارے لئے نجات کا باعث بن گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے دعوے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع ہی اللہ تعالیٰ کا پیارا بنا سکتی ہے۔ یہ تمام مذہب والوں کو ایک چیلنج ہے۔ اسی طرح ہمارے لئے بھی اس میں یہی حکم ہے کہ نام کا (۔) ہی نہیں بلکہ پیرویٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ وجود ہیں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو جاننے والے ہیں اور اُس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے والے تھے۔ پس اگر آپ کی شفاعت سے حصہ لینا ہے تو پھر آپ کی سنت پر عمل کرنا ہوگا، آپؐ کے عمل کو دیکھنا ہوگا۔ اپنے اوپر قرآنِ کریم کی حکومت کو لاگو کرنا ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہی فرمایا ہے کہ کَانَ خُلُقُہٗ اَلْقُرْاٰن۔ یہی آپ کا امتیاز اور آپ کی شان تھی کہ آپ کا ہر فعل، ہر قول، ہر عمل قرآنِ کریم کے مطابق تھا۔

حضرت مسیح موعود اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''اور قرآنِ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بارے میں مختلف مقامات میں ذکر فرمایا گیا ہے جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ (۔) ترجمہ: کہہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے۔ اب دیکھو کہ یہ آیت کس قدر صراحت سے بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا جس کے لوازم میں سے محبت اور تعظیم اور اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں یعنی اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے اس زہر کا اثر جاتا رہتا ہے اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہوسکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر کا اثر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے''۔

(عصمت انبیاء علیہم السلام ۔روحانی خزائن جلد نمبر18صفحہ680)

پس یہ سچی اطاعت اور پیروی جو ایک (۔) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی چاہئے۔ اسی سے آپ کا اُمتی ہونے کا صحیح حق ادا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ایک انسان، ایک (۔) ایک حقیقی (۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے کی گئی دعاؤں کا وارث بنتا ہے۔ حضرت مسیح موعود اس مضمون کو مزید کھول کر اور اس کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ شفاعت کوئی چیز نہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ شفاعت حق ہے اور اس پر یہ نص صریح ہے وَ صَلِّ عَلَیْھِم۔ (۔) (التوبہ: 103)۔ یہ شفاعت کا فلسفہ ہے۔ یعنی جو گناہوں میں نفسانیت کا جوش ہے وہ ٹھنڈا پڑ جاوے۔ شفاعت کا نتیجہ یہ بتایا ہے کہ گناہ کی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور نفسانی جوشوں اور جذبات میں ایک برودت آ جاتی ہے۔ جس سے گناہوں کا صدور بند ہو کر اُن کے بالمقابل نیکیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس شفاعت کے مسئلہ نے اعمال کو بیکار نہیں کیا بلکہ اعمالِ حسنہ کی تحریک کی ہے''۔ شفاعت کے مسئلے سے نیک اعمال بجا لانے کی مزید تحریک پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا: ''شفاعت کے مسئلہ کے فلسفہ کو نہ سمجھ کر احمقوں نے اعتراض کیا ہے۔ اور شفاعت اور کفّارہ کو ایک قرار دیا۔ حالانکہ یہ ایک نہیں ہو سکتے ہیں۔ کفّارہ اعمالِ حسنہ سے مستغنی

کرتا ہے‘‘۔(فلاں شخص نے جو کفارہ ادا کر دیا اور میرا جرم لے لیا، اس لئے مجھے نیکیاں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔تو یہ کفارہ ہے۔اب عیسائی جو مرضی کرتے رہیں۔...........اس لئے کفّارے نے تو اعمالِ حسنہ سے ایک انسان کو فارغ کر دیا۔فرمایا:’’اور شفاعت اعمالِ حسنہ کی تحریک‘‘(کرتی ہے)۔’’جو چیز اپنے اندر فلسفہ نہیں رکھتی ہے وہ ہیچ ہے۔ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ(۔)اصول اور عقائد اور اُس کی ہر تعلیم اپنے اندر ایک فلسفہ رکھتی ہے اور علمی پیرایہ اس کے ساتھ موجود ہے جو دوسرے مذاہب کے عقائد میں نہیں ملتا‘‘۔

فرمایا:’’شفاعت اعمالِ حسنہ کی محرّک کس طرح پر ہے؟‘‘(یہ سوال اُٹھتا ہے)’’اس سوال کا جواب بھی قرآنِ شریف ہی سے ملتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ کفّارہ کا رنگ اپنے اندر نہیں رکھتی‘‘(جو عیسائی مانتے ہیں)۔’’کیونکہ اس پر حصر نہیں کیا جس سے کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے‘‘۔(یہ جو کفارہ ہے اگر اس پر انحصار کریں تو کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے)’’بلکہ فرمایا(۔)(البقرة: 187) یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں کہ وہ کہاں ہے؟ تُو کہہ دے کہ مَیں قریب ہوں۔قریب والا تو سب کچھ کر سکتا ہے۔دور والا کیا کرے گا؟ اگر آگ لگی ہوئی ہو تو دور والے کو جب تک خبر پہنچے اُس وقت تک تو شاید وہ جل کر خاک سیاہ بھی ہو چکے۔اس لئے فرمایا کہہ دو مَیں قریب ہوں۔پس یہ آیت بھی قبولیتِ دعا کا ایک راز بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت پر ایک ایمانِ کامل پیدا ہو اور اُسے ہر وقت اپنے قریب یقین کیا جاوے‘‘۔اور ایمان ہو کہ وہ ہر پکار کو سنتا ہے۔’’بہت سی دعاؤں کے ردّ ہونے کا یہ بھی سِرّ ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مستر د کرا لیتا ہے۔اس لئے یہ ضروری ہے کہ دعا کو قبول ہونے کے لائق بنایا جاوے۔کیونکہ اگر وہ دعا خدا تعالیٰ کی شرائط کے نیچے نہیں ہے تو پھر اس کو خواہ سارے نبی بھی مل کر کریں تو قبول نہ ہوگی اور کوئی فائدہ اور نتیجہ اس پر مرتب نہیں ہو سکے گا‘‘۔(اس کو دعا قبول کروانے کے لئے اپنے آپ کو ان شرائط کے نیچے بھی لانا ہو گا اور شرائط وہی ہیں۔(۔)میری پیروی کرو۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔قرآنِ کریم پر عمل کرو۔فرمایا:’’اب یہ بات سوچنے کے قابل ہے کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا:(۔)(التوبة:104)۔تیری صلوٰۃ سے اُن کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے‘‘۔(تیری دعا سے اُن کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے)’’اور جوش اور جذبات کی آگ سرد ہو جاتی ہے۔دوسری طرف فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ (البقرة: 189) کا بھی حکم فرمایا۔ان دونوں آیتوں کے ملانے سے دعا کرنے اور کرانے والے کے تعلقات پھر اُن تعلقات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں، اُن کا بھی پتہ لگتا ہے‘‘۔(ایک تو آپس میں دعا کرنے اور کرانے والے کے تعلقات کا پتہ لگتا ہے۔پھر اُن کے نتائج کا بھی پتہ لگتا ہے۔اللہ تعالیٰ سے انسان مانگے، مکمل پیروی کرے، مکمل ایمان دکھائے تو پھر انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے کی گئی دعاؤں کا بھی وارث بنتا ہے۔اس کے یہ نتائج پیدا ہوتے ہیں اور پھر وہ نتائج نظر آتے ہیں۔)’’کیونکہ صرف اسی بات پر منحصر نہیں کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا ہی کافی ہے اور خود کچھ نہ کیا جاوے۔اور نہ یہی فلاح کا باعث ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا کی ضرورت ہی نہ سمجھی جائے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2صفحہ 701تا703مطبوعہ ربوہ)

پس انسان کے اپنے عمل، اُس کا اللہ تعالیٰ کے حضور خالص ہو کر جھکنا، اُس کی عبادت کرنا، اُس سے اپنی حاجات مانگنا یہ چیزیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی...........کا حقیقی فرد بناتی ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود کا ایک اور چھوٹا سا اقتباس ہے۔آپ نے فرمایا:

’’دعا اُسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اُس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر3صفحہ 172مطبوعہ ربوہ)

ایک حدیث میں آتا ہے۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک خاص دعا ہوتی ہے جو کہ وہ نبی مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ مَیں اپنی اس خاص دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے قیامت تک بچا کر رکھوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهِ حدیث487)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری تا قیامت آنے والی نسلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ...........میں حقیقی رنگ میں شامل ہونے والا بنائے تا کہ شفاعت سے فیض پانے والے ہوں۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود کی شفاعت کے تعلق سے بعض دعائیں پیش کرتا ہوں جو آئینہ کمالاتِ اسلام میں درج ہیں۔آپ فرماتے ہیں۔(۔)

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ365-366)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس معزز رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے وہ بہترین جزا عطا فرما جو مخلوق میں سے کسی کو دی جا سکتی ہے اور ہم کو اس کے گروہ میں سے ہوتے ہوئے وفات دے اور ہم کو اس کی امت میں سے ہوتے ہوئے قیامت کے دن اُٹھا اور ہم کو اس کے چشمے سے پِلا۔اور اس چشمے کو ہمارے لئے سیرابی کا ذریعہ بنا دے اور اُسے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمارے لئے شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت قبول کی جائے، بنا دے۔اے ہمارے رب! ہماری یہ دعا قبول فرما اور ہم کو اس پناہ گاہ میں جگہ دے۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں(۔)

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ5)

اے اللہ! پس تو فضل اور سلامتی نازل فرما اس شفاعت کرنے والے پر، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور جو نوعِ انسان کا نجات دہندہ ہے۔اور نوعِ انسان کا نجات دہندہ اب صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔پھر آپ فرماتے ہیں:(۔)

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ22)

اے میرے ربّ! تو میری قوم کے بارے میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارے میں میری تضرعات کو سن۔میں تیرے نبی خاتم النبیین اور گناہ گاروں کی مقبول شفاعت کرنے والے کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں۔یہ آخری اقتباس پیش کرتا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ:

’’نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے۔اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دُنیا میں بھیجا...........

(کشتیٔ نوح۔روحانی خزائن جلد 19صفحہ 13-14)

پس اب ہمیشہ رہنے والا اور زندہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے اور پھر آپ کے فیض سے فیض پا کر اللہ تعالیٰ نے جس مسیح و مہدی کو بھیجا ہے اُس کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس مسیح و مہدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں آنے والے اس نبی اللہ کی جماعت کے ساتھ تعلق کو مضبوطی سے ہمیشہ جوڑے رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ہمیشہ ہم منعم علیہ گروہ میں شامل ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## چوتھی ماہانہ میتھ، فزکس نشست

مورخہ 6 جون 2011ء کو ناصر ہائر سیکنڈری سکول کی کمپیوٹر لیب میں چوتھی ماہانہ میتھ' فزکس نشست کا انعقاد نظارت تعلیم کے تحت کیا گیا۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد نئے شامل ہونے والوں کیلئے اس نشست کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔ اس کے بعد مکرمہ ھبۃ الشافی ایم ایس سی فزکس نے Dark Matter کے موضوع پر ملٹی میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے ایک خوبصورت اور علمی Presentation کی۔ جس میں یہ بتایا گیا کہ یہ وہ مادہ ہے کہ جو عام مادہ سے مقدار میں چار گنا ہے اور اس کو عام طور پر محسوس نہیں کیا جا سکتا اور یہ بنیادی طور پر دو قسموں کا ہے۔ پہلی وہ قسم ہے جس میں black holes آتے ہیں اور چونکہ یہ تمام روشنی کو بھی اپنے اندر کھینچ لیتے ہیں لہٰذا ان سے نکلی ہوئی روشنی ہم تک نہیں پہنچ پاتی اور ان کی موجودگی کا پتہ نہیں دیتی۔ دوسری قسم انتہائی چھوٹے قسم کے Particles پر مشتمل ہے۔ یہ Weakly interactive massive particles کہلاتے ہیں جو روشنی اور مادہ سے بالعموم Interact نہیں کرتے البتہ dark matter کی ہر دو اقسام اپنی کشش ثقل کی وجہ سے اپنی موجودگی کا پتہ دیتی ہے۔ اس Presentation کے بعد سوالات کئے گئے جس کے Presenter نے انتہائی معلوماتی جوابات دیئے۔ یہ پروگرام تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا اور اس میں حاضرین کی تعداد 40 تھی۔

(نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

مکرم محمد حنیف صاحب جرمنی سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم محمد رشید صاحب کراچی جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں کیموتھراپی ہو رہی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

## تقریب آمین

مکرم مبشر احمد طاہر صاحب سابق کارکن گیسٹ ہاؤس ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بچی امۃ الحی واقفہ نو نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ یکم جون 2011ء کو خاکسار کی رہائش گاہ فیکٹری ایریا سلام ربوہ میں بچی کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نور قرآن سے منور فرمائے نیز نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی میاں عبدالکریم صاحب ولد مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب آف چک چٹھہ چند دن علالت کے بعد مورخہ 12 جون 2011ء کو اپنے گھر رحمان کالونی گلی نمبر 1 ربوہ میں وفات پا گئے۔ اسی دن گیارہ بجے محلّہ کی مقامی بیت الاحد میں نماز جنازہ مکرم شمشاد علی باجوہ صاحب نے پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم ہومیو ڈاکٹر عبدالباسط قمر صاحب نائب صدر رحمٰن کالونی ربوہ نے دعا کروائی۔ مکرم میاں عبدالکریم صاحب کی پیدائش 1953ء میں ہوئی۔ آپ شگفتہ مزاج، مہمان نواز اور تعلقات عامہ میں بڑے بڑھے ہوئے انسان تھے۔ آج بھی ڈسٹرکٹ حافظ آباد میں ان کی زندہ دلی کی مثالیں قائم ہیں۔ بوقت وفات بیوی، دو بیٹے، تین بیٹیاں، ایک پوتا، دو پوتیاں، تین نواسے اور دو نواسیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود۔ یکے از 313

حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد حضرت صوفی احمد جان کے بیٹے تھے۔ آپ نقشبندیہ طریق تصوف پر کاربند تھے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت آپ کے والد صاحب کے ذریعہ سے ہوئی۔

آپ نے 16 فروری 1892ء میں حضرت اقدس کی بیعت کی۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں 252 نمبر پر آپ کی بیعت درج ہے۔ اس وقت آپ جموں میں ملازم تھے۔

ریاست جموں وکشمیر کے محکمہ تعلیم میں بطور کلرک ملازم ہوئے اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول جموں سے قادیان آئے تو آپ بھی قادیان آ کر رہائش پذیر ہو گئے۔

آئینہ کمالات اسلام میں جلسہ سالانہ 1892ء اور تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی کے احباب میں اور کتاب البریہ میں پُرامن جماعت کے ضمن میں ذکر ہے۔ نور القرآن نمبر 2 میں امام کامل کی خدمت میں رہنے والوں میں بھی آپ کا نام ہے۔ حضرت اقدس نے انجام آتھم کے ضمیمہ میں فرمایا:

''میاں منظور محمد صاحب میرے پاس ہیں اور ہر ایک خدمت میں حاضر ہیں۔ گویا اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر رہے ہیں''۔ (حاشیہ ص30)

آپ نے محض حضرت مسیح موعود کی تصانیف کے لئے کتابت سیکھی۔ حضور کی بہت سی کتابوں کے پہلے ایڈیشن آپ ہی کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں اور بہت دیدہ زیب اور نفیس ہونے کے علاوہ نہایت صاف اور صحیح ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی منظوری سے آپ نے حضرت اقدس کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کو قرآن شریف ناظرہ پڑھایا اور انہی کی تعلیم کی غرض سے ''یسرنا القرآن'' مشہور و معروف قاعدہ تیار کیا۔ جس کے ذریعہ سے نہ صرف برصغیر بلکہ بیرونی ممالک کے لاکھوں ان پڑھ لوگوں کو قرآن کریم پڑھنے کی توفیق ملی اور اس وقت تک اس سے بہت سے ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اس قاعدہ کی تعریف اور خوشنودی کا اظہار حضور نے 1901ء میں اپنی اولاد کی آمین میں فرمایا۔

پڑھایا جس نے اس پر بھی کرم کر
جزا دے دین اور دنیا میں بہتر
رہ تعلیم اک تو نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس قاعدہ سے سینکڑوں روپے ماہنامہ آمدنی ہوتی تھی لیکن آپ صرف 30 یا 40 روپے رکھ کر باقی رقم حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں اشاعت قرآن کے لئے بھیج دیتے تھے۔ آپ کی تصانیف میں (1) پسر موعود (2) قدرت ثانیہ (3) نشان فضل (4) قاعدہ یسرنا القرآن (5) قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن (6) حمائل شریف (7) ایک پنجابی نظم ''مرزا صاحب مہدی'' شامل ہیں۔

آپ کی وفات 21 جون 1950ء کو ربوہ میں ہوئی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

آپ کی بیٹی حضرت صالحہ بیگم صاحب حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب کے عقد میں آئیں۔ (جن کے بیٹے سید میر داؤد احمد صاحب، سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم اور سید میر محمود احمد ناصر صاحب ہیں ان کے علاوہ چار بیٹیاں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائیں)۔ آپ کی دوسری بیٹی حضرت حامدہ بیگم کی شادی سردار کرم داد صاحب سے ہوئی۔ حضرت پیر صاحب کی نرینہ اولاد نہ تھی۔

## مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سرد خانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولادِ نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔ بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔

اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

حکیم شیخ بشیر احمد
ایم اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(عائلی قیمت پیکنگ 25ML/-130 روپے 120ML/-500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 047-6212399, 0333-9797798

# خبریں

**مہمند ایجنسی ، آرمی اور فضائیہ کا مشترکہ آپریشن** مہمند ایجنسی کے علاقے ولی داد میں پاک فوج فرنٹیئر کور اور پاک فضائیہ کے مشترکہ آپریشن میں 25 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ جبکہ کارروائی میں 4 اہلکار بھی جاں بحق اور 8 زخمی ہوئے۔ عسکریت پسندوں کے خفیہ ٹھکانوں پر گن شپ ہیلی کاپٹروں نے شیلنگ بھی کی۔

**مہران بیس حملہ کی تحقیقات** مہران بیس حملہ کی تحقیقات میں ایف بی آئی اے سے مدد لینے کا فیصلہ، مارے گئے دہشت گردوں کے دانت اور ہڈیوں کے کچھ نمونے امریکی تحقیقاتی ادارے کے سپرد، ڈی این اے رپورٹ سے انکشاف ہوا کہ چاروں دہشت گرد غیر ملکی تھے۔

**بجلی کا بحران جاری** بجلی کا شارٹ فال 5 ہزار ہو گیا جس کے نتیجے میں شہروں میں 14 گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ، جس کی وجہ سے بوریوالہ، پاکپتن اور کراچی میں مظاہرے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے وہاڑی میں تین ہلاک۔ ایران سے بجلی خریدنے کا معاہدہ ۔ مکران کیلئے 35 اور گوادر کیلئے ایک سو میگاواٹ خریدی جائے گی۔ قیمت پر بریک تھرو ہو گیا۔

**ایبٹ آباد آپریشن، حکومت کی چیف جسٹس کو درخواست** وفاقی حکومت نے ایبٹ آباد واقعہ کی تحقیقات کیلئے کمیشن کی تشکیل سے متعلق چیف جسٹس کو باضابطہ خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اس کمیشن کی سربراہی کیلئے کسی جج کو نامزد کیا جائے۔ ذرائع کے مطابق خط وزارت قانون کی جانب سے لکھا گیا جس میں سیکرٹری قانون مسعود چشتی نے چیف جسٹس سے درخواست کی کہ کمیشن کی سربراہی کیلئے سپریم کورٹ کے جج کو نامزد کریں۔

**ربوہ میں پری مون سون کی دوسری موسلا دھار بارش** 20 جون کی صبح ربوہ میں پری مون سون کی دوسری موسلا دھار بارش ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں موسم خوشگوار اور ٹھنڈا ہو گیا۔ گرمی کا زور ٹوٹ گیا اور ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ گلیوں اور بازاروں میں پانی کھڑا ہو گیا جبکہ کئی گھروں کے اندر بھی پانی داخل ہو گیا۔ ربوہ کی اکثر سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ لوگ بارش کے جمع شدہ پانی میں سے گزرنے پر مجبور ہو گئے۔

## ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں اردو اور انگریزی پڑھانے کیلئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ ایم۔اے۔ کیا ہو۔ بی ایڈ یا ایم ایڈ اور کالج میں پڑھانے کا تجربہ کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ میٹرک تا ایم۔اے۔ کی اسناد کی فوٹو کاپی اور تجربہ کا ثبوت لف کریں۔ (پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

## ضرورت الیکٹریشن

دارالضیافت میں ایک ڈپلومہ ہولڈر الیکٹریشن کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد اپنی درخواست مع صدر محلّہ کی سفارش کے ساتھ اپنی اسناد لے کر فوری ملیں۔

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 21 جون

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:33 |
| طلوع آفتاب | 5:01 |
| زوال آفتاب | 12:10 |
| غروب آفتاب | 7:19 |


زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
گائنی، سرجری، میڈیکل، بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، یرقان
پیٹ خراب غرض ہر قسم کی بیماری کیلئے آپ کی خدمت کیلئے کوشاں
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
0476213944
03156705199 047-6214499

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، جینٹس، بوائز ویسٹ کوٹ،
گرلز لان سوٹ 32 تا 36 سائز قیمت -/350 روپے
رینبو فیشن
عبداللہ خان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6214377

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH SpeedRemit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما : صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

EXIDE- FB- Tokyo- MILLT
OSAKA- VOLTA- PHOENIX- AGS
بیٹریوں کی ریپئرنگ۔ دیسی بیٹریاں گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ۔ربوہ
بالمقابل لاری اڈا چنیوٹ، محمدی مارکیٹ سرگودھا روڈ چنیوٹ
طالب دعا: حفیظ احمد طاہر: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

FR-10

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویواون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور